کے لیے برکت اور ہدایت کا مرکز۔ وہاں واضح نشانیاں ہیں، مسکن ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے۔ اور جو لوگ وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان کے اوپر اللہ کے لیے اس گھر کا حج ہے اور جس نے کفر کیا تو اللہ عالم والوں سے بے پروا ہے۔ ۹۵-۹۷

پوچھو اے اہل کتاب تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو، درآنحالیکہ جو کچھ تم کر رہے ہو سب خدا کی نظر میں ہے؟ کہو، اے اہل کتاب تم ایمان لانے والوں کو اللہ کی راہ سے کیوں روک رہے ہو، تم اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے ہو حالانکہ تم گواہ بنائے گئے ہو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ ۹۸-۹۹

۲۴۔ الفاظ کی تحقیق اور آیات کی وضاحت

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (۹۲)

خدا کے ساتھ وفاداری کی شرط محبوب مال کا انفاق

لفظ 'بِرّ' کی تحقیق تفسیر سورہ بقرہ میں گزر چکی ہے۔ اس لفظ کی اصل روح ایفائے عہد اور ادائے حقوق و فرائض ہے عام اس سے کہ یہ خدا کے حقوق و فرائض ہوں یا اس کے بندوں کے۔ بنی اسرائیل ایفائے عہد اور ادائے حقوق کے معاملے میں تو بالکل صفر تھے لیکن محض چند رسوم کی ظاہر دارانہ پیروی کر کے یہ سمجھتے تھے کہ خدا کی وفاداری میں جو مرتبہ و مقام ان کا ہے وہ کسی کا نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی زعم میں وہ اپنے آپ کو حضرت ابراہیمؑ اور دوسرے تمام انبیا کی وراثت کا تنہا اجارہ دار سمجھتے تھے اور یہ سوچنے کے لیے بھی تیار نہ تھے کہ کوئی اس میدان میں ان کا حریف ہو سکتا ہے۔ قرآن نے یہاں ان کے اسی زعمِ باطل پر ضرب لگائی ہے کہ خدا کی وفاداری کا مقام مجرد خالی خولی دعووں اور چند رسموں کے ادا کر دینے سے نہیں حاصل ہو جاتا بلکہ اس کے لیے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک تم خدا کی راہ میں اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اس وقت تک تمہارا یہ دعویٰ بالکل بے دلیل ہے۔

محبت اور وفاداری کی جانچ کے لیے یہ کسوٹی ایک ایسی کسوٹی ہے جو فی الحقیقت بنی اسرائیل کا سارا بھرم کھول دینے کے لیے کافی تھی اس لیے کہ دینداری کی بے خرچ ظاہر داریاں تو وہ کسی نہ کسی حد تک نباہنے

کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن جہاں معاملہ خرچ کرنے کا پیش آجائے اور وہ بھی محبوب مال کے خرچ کرنے کا تو پھر ان کا سارا دعوائے عشق و محبت ہرن ہو جاتا۔ حالانکہ جن حضرت ابراہیمؑ کی پیروی اور جن کی وراثت و نیابت کے وہ تنہا اجارہ دار بنے بیٹھے تھے ان کے متعلق جانتے تھے کہ ان کو خدا کی وفاداری کا جو مقام حاصل ہوا محض زبانی جمع خرچ سے نہیں حاصل ہوا بلکہ اپنے محبوب اکلوتے بیٹے کی قربانی سے حاصل ہوا۔

قرآن نے یہود کی اس رسمی دینداری پر جگہ جگہ تعریض کی ہے مثلاً فرمایا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ	خدا کی وفاداری کا حق اس سے ادا نہیں ہو جاتا کہ اپنا
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ	رخ مشرق اور مغرب کی طرف کرو بلکہ اصل وفاداری
آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ	تو ان کی ہے جو اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر،
وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ	کتاب پر اور نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے مال
ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ	اس کے محبوب ہونے کے باوجود دیتے ہیں قرابت مندوں
وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي	کو، یتیموں کو، مسکینوں کو، مسافر کو، سائلوں کو نیز اس
الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى	کو خرچ کرتے ہیں گردنوں کو آزاد کرانے میں، اور نماز کا
الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا	اہتمام کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور جب عہد کر بیٹھیں
عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ	تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں اور خاص کر وہ لوگ
وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا	جو بھوک اور بیماری میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۱۷۷- بقرہ)	رہنے والے ہوں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ و الایۃ (اور جو کوئی چیز بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اللہ اس سے باخبر ہے) سے مقصود اس کا لازم ہے۔ یعنی خدا جب تمہارے خرچ کیے ہوئے پیسے پیسے سے باخبر ہے تو اطمینان رکھو کوئی حبہ ضائع جانے والا نہیں ہے۔ اگر ایک خرچ کرو گے تو دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک پاؤ گے اور اللہ کا فضل مزید براں ہے جس کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۹۳-۹۴)

یہود کے ایک اعتراض کا جواب

یہ یہود کے اس اعتراض کا ضمنی جواب ہے جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یہود مدعی تھے کہ اصل ملت ابراہیمؑ پر وہ ہیں نہ کہ مسلمان۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں جو باتیں وہ کہتے تھے ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمانوں نے جو چیزیں جائز کر رکھی ہیں ان میں سے بعض چیزیں ملت ابراہیمؑ میں حرام تھیں لیکن مسلمان نہ صرف یہ کہ ان کو جائز رکھتے ہیں بلکہ ان کے برو تقویٰ اور ان کے انفاق و قربانی کا انحصار